43268-سارا فدیہ ایک ہی مسکین کو دینے میں کوئی حرج نہیں

سوال

کیا روزے رکھنے سے عاجز شخص کے لیے تیس یوم کا فدیہ ایک ہی شخص کو تیس دن تک دینا جائز ہے یا وہ تیس مسکینوں کو ایک ہی دن ادا کردے ؟

پسندیدہ جواب

مستقل طور پر روزے رکھنے سے عاجز شخص پر لازم ہے کہ وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دے اس کی دلیل فرمان باري تعالی ہے :

.{اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ میں ایک مسکین کا کھانا دیں}.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں اس سے مراد بوڑھا مرد اور عورت ہیں جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ روزہ کی جگہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں. صحیح بخاري (4505)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

کھانا کھلانے کی دو کیفیتیں ہیں :

پہلی : جتنے روزے اس کے ذمہ ہیں ان ایام کے حساب سے کھانا تیار کرکے مساکین کو دعوت دے کر کھلادے ، جب انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بوڑھے ہو گئے تو وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے.

دوسري کیفیت : مساکین کو پکائے غیر کھانے دے . اھ

دیکھیں : الشرح الممتع (335/6)

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (49944)

اور رہا مسئلہ ایک ہی مسکین کو تیس دن تک کھانا کھلانے کا تو اس کے متعلق بہت سے اہل علم اسے جائز کہتے ہیں ، شوافع ، حنابلہ اور مالکیہ کی ایک جماعت کا یہی مسلک ہے ، الانصاف میں ہے کہ : ایک ہی مسکین کو ایک دفعہ ہی کھانا دینا جائز ہے . اھ دیکھیں : الانصاف (291/3)

اور مزید تفصیل کے لیے دیکھیں : تحفۃ المحتاج (446/3) کشاف القناع (313/2).

مستقل فتوي کمیٹی "اللجنۃ الدائمۃ" کا فتوي ہے کہ :

جب ڈاکٹر یہ کہہ دیں کہ آپ کو جو بیماري لگی ہوئی ہے اس سے شفایابی کی امید نہیں اور آپ روزے نہیں رکھ سکتے تو آپ کے ذمہ ہر دن کے بدلے بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا لازم ہے ، اور یہ کھانا اس ملک میں کھائی جانے والی اشیاء کھجور وغیرہ کا نصف صاع دینا ہوگی ، اور اگر آپ کسی مسکین کو صبح اور شام کا کھانا اتنے ایام کھلائیں جو آپ کے ذمہ ہیں تو یہ کفائت کر جائے

گا.اھ

دیکھیں : فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (198/10).

تو اس سے آپ کے علم میں یہ بات آگئی ہوگی کہ ایک مسکین کو تیس یوم کھانا دینا یا پھر تیس مسکینوں کو جمع کر کے ایک ہی کھانا کھلانا جائز ہے .

واللہ اعلم .